السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تارک صلوۃ کےلیے جولفظ شرک اور کفر کا حدیث میں آیا ہے ۔ تہدیداً ہے یا وہی ظاہری معنی مراد ہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جاننا چاہیے کہ تارک صلوۃ دو قسم ہیں ،ایک تارک منکروجوب وفرضیت نماز، دوسرا بتکاسل وسستی ، پس قسم اوّل تو خارج ملت اسلام سے ہے اور واجب القتل ہے اگر توبہ نہ کرے اور کافر حقیقی ہے ، اما قسم ثانی اس پر اطلاق صرف اسم کفر از روئے حدیث ثابت ہے ، چنانچہ امام نووی نے اسی طرح باب باندھا ہے ۔ باب[1] بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوٰۃ۔ عن جابر یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ان بین الرجال وبین الشرک والکفر ترک الصلوٰۃ فمن ترکہا فقد کفر رواہ مسلم وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم العہد الذی بیننا بینھم الصلوٰۃ فمن ترکھا فقد کفر رواہ الترمذی ۔ لیکن یہ کفر کفر حقیقی نہیں ، بلکہ کفران عمل میں معدود ہے کیونکہ بہت آیات واحادیث صریحہ صحیحہ صارفہ معنی حقیقی سے وارد ہیں ۔

ترجمہ) ’’ امام بخاری نے کہا ، ان جاہلیت کے گناہوں کا باب جن کا مرتکب کافر نہیں ہوتا ماسوائے شرک کرنے کے ، اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ کسی کو شرک نہیں بخشے گا اور جو گناہ ان کے سوا ہیں وہ جسے چاہے بخش دے ،اگر ایمانداروں کی دو جماعتیں آپس میں لڑیں توان میں صلح کرادو، توان دونوں کو مومن قرار دیا ، نبی ﷺ نے فرمایا ، مسلمان سے لڑنا کفر ہے آپ نے فرمایا ،تین باتیں ایمان کا اصل ہیں جو لاالہ الااللہ کہے ، اس سے رُک جانا اس کو کافر نہ کہنا کسی عمل کی وجہ سے کافر قرار نہ دینا اور جہاد جاری ہے ، آپ نے فرمایا ، دوچیزیں واجب کرنے والی ہیں ، کسی نے پوچھا ، واجب کرنے والی کیا ہیں ، آپ نے فرمایا جو اللہ کے ساتھ شرک کرے گا دوزخ میں جائے گا اور جو شرک نہیں کرے گا جنت میں داخل ہوگا ۔ آپ نے فرمایا کہ جو اس حال میں مرے کہ وہ جانتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ، وہ جنت میں داخل ہوگا ۔ آپ نے فرمایا ، جس نے لا الہ الا اللہ کہا ، وہ جنت میں داخل ہوگا ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : اے آدم کے بیٹے جب تک تو مجھ کو پکارتا رہے گا اور امید رکھے گا میں تجھے بخشتا جاؤں گا خواہ تیرے عمل کیسے ہوں مجھے اس بات کی پرواہ نہیں ،اگر تیرے گناہ آسمان کے کناروں تک پہنچ جائیں ، پھر تو مجھ سے بخشش مانگے تو میں تجھے بخش دوں گا ۔ اے ابن آدم مجھے اس بات کی پرواہ نہیں ، اگر تو گناہوں سے بھری ہوئی زمین لے کر آئے اور تو میرے ساتھ شریک نہ ٹھہراتا ہو، تو میں تیرے پاس اتنی ہی بخشش لے کر آوں گا ۔ ‘‘

پس جمہور محققین بہ سبب ان آیات واحادیث موجبات رحمت کے حدیث فمن ترکھا فقد کفر کو محمول بر کفر حقیقی نہیں کرتے اور یہی ہے مختار ائمہ ثلاثہ وجماہیر سلف کا قال[2] الامام النواوی اما تارک الصلوٰۃ فان کان منکرا لوجوبھا فھو کافر باجماع المسلمین خارج من ملۃ الاسلام الا ان یکون قریب العہد بالاسلام وان کان ترکہ تکاسلا مع اعتقادہ وجوبھا کما ھو حال کثیر الناس فقد اختلف العلماء فیہ فذھب مالک والشافعی وابو حنیفہ وجماھیر من السلف والخلف الی انہ لا یکفر بل یفسق ویستتاب انتہی ۔

علاوہ ازیں بنا بر مذہب سلف صالحین وائمہ متکلمین اعمال شرط کمال ایمان بالنظر الی اللہ ہیں نہ شرط صحت ایمان جیسا کہ مذہب معتزلہ کا ہے ۔ قال[3] الحافظ ابن حجر فی الفتح المعتزلہ قالوا ھو العمل والنطق والاعتقاد والفارق بین المعتزلہ وبین السلف انھم جعلوا الاعمال شرطا فی صحتہ والسلف جعلوھا شرطا فی کمالہ وھذا کلہ بالنظر الی ما عند اللہ تعالیٰ ۔ پس بناء بر مذہب سلف بترک عمل مثل نماز خارج نفس ایمان سے نہ ہوگا ، غایت مالی الباب کمالیت سے خارج ہوگا ، اس لیے پیغمبر ﷺ نے فرمایا : صلوا[4] خلف کل بر و فاجر وان عمل الکبائر رواہ ابوداوٗد ۔ ہاں فی زماننا حسب مصلحت وقت تہدیدا تارک صلوٰۃ کو مطلق کافر کہنا جائز ہے نہ یہ کہ مانند کفار غسل و تجہیز و تکفین و نماز جنازہ سے محروم کیا جائے غایۃ الامر بخیال موعظت عوام امام محلہ وصلحا لوگ اس کے جنازہ پر حاضر نہ ہوں ، واللہ اعلم بالصواب ۔

---

[1] جو آدمی نماز چھوڑ دے ، اس پر لفظ ’’کافر‘‘ کا اطلاق ہوسکتا ہے ، جابر کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ آدمی اور کفر وشرک کے درمیان حد فاصل نماز کا چھوڑنا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ عہد جو ہمارے اور ان کے درمیان ہے نماز کا ہے جس نے اس کو چھوڑ دیا اس نے کفر کیا ۔

[2] امام نووی نے کہا ، اگر کوئی نماز کے وجوب کا منکر ہو ، تو وہ باتفاق مسلمین کافر ہے ، ملت اسلامیہ سے خارج ہے ، مگر یہ کہ وہ ابھی نیا نیا مسلمان ہوا ہو ، اگر اس کو سستی کی بنا پر چھوڑے اور اس کے وجوب کا قائل ہو ، جیسا کہ اکثر لوگوں کا حال ہے تو علماء کا اس میں اختلاف ہے ، مالک ، شافعی ، ابو حنیفہ اور جمہور کے نزدیک وہ کافر نہیں ہے ، بلکہ فاسق ہے اس سے توبہ کرائی جائے ۔

[3] حافظ ابن حجر نے کہا ، معتزلہ کہتے ہیں کہ (ایمان) عمل شہادت اور اعتقاد کا نام ہے اور معتزلہ اور سلف کے درمیان فرق یہ ہے کہ معتزلہ عمل کو ایمان کی صحت کےلیے شرط قرار دیتے ہیں اور سلف اعمال کو ایمان کے کمال کی شرط قرار دیتے ہیں اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے معاملہ کے نظریہ سے ہے ۔

[4] ہر نیک وبد کے پیچھے نماز پڑھلیا کرو ، اگرچہ وہ کبیرہ کا مرتکب ہو ۔

فتاویٰ نذیریہ

جلد01ص545

محدث فتویٰ